سوال: زید اور بکر کے درمیان سودا طے پایا، زید نے بکر کو 60,000 روپے بعوض 7.5 گرام سونا کے ادا کیے۔ زید نے یہ رقم سودا طے کرتے وقت ادا کردی اور بکر نے زید کو طے کردہ مقدار سونا دو ماہ بعد مقررہ تاریخ کو دیا۔

کیا یہ سودا جائز ہے؟

یہ معاملہ کرتے وقت سونا کا نرخ مارکیٹ نرخ سے کم رکھا گیا ہے اور دونوں فریق رضامند ہیں۔

مفتی صاحب رہنمائی فرمائیں۔ جائز ہے یا نہیں؟

اگر جائز نہیں ہے اور پھر یہ فاسد بیع وقوع پذیر ہو گئی ہے(یعنی سودا طے کرتے وقت سونا کی قیمت مارکیٹ ویلیو سے کم رکھی گئی ہے اور رقم ادا کرکے سونا دو ماہ بعد وصول کیا ہے)۔ تو اب کیا کیا جائے؟

1-کیا یہ سونا واپس کرکے اپنی رقم واپس لے لیں۔

2-سودا طے کرتے وقت ادا کی گئی رقم اور مارکیٹ ویلیو کے درمیان جو فرق ہے وہ ادا کردیا جائے۔

ہنمائ

وضاحت

سائل نے بذریعہ فون وضاحت کرکے بتایا کہ سونے کی مقدار اور اوصاف مجلس عقد میں متعین کردی تھی، 24 گریڈ کا سونا متعین ہوا تھا، اور سونے کی ادائیگی کی تاریخ بھی متعین ہوگئی تھی۔

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۵۰/۲۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیًا

سوال میں ذکر کردہ معاملہ شرعاً درست نہیں کیونکہ سونے کی ادھار ادائیگی کی صورت میں (جبکہ سونے کی مقدار اور اوصاف معلوم ہو اور ادائیگی کا وقت بھی معلوم ہو) نقد رقم کے عوض خریدنے یا بیچنے کی کیلئے ضروری ہے کہ اسے اسی دن کی بازاری قیمت پر خریدا یا بیچا جائے جس دن وہ معاملہ کیا جارہا ہے اس میں کمی بیشی کرنا سود کا حیلہ ہونے کیوجہ سے ممنوع ہے، اب اسکی تلافی کی صورت یہ ہے کہ باہمی رضامندی سے پہلے معاملہ کو ختم کر کے دوبارہ معاملہ والے دن کی بازاری قیمت پر خریدیں۔

فقه البيوع (٨٦٣/٢)

يجوز شراء حليّ الذهب والفضة بالنقود الورقية نسيئة، بشرط أن يكون بسعر يوم العقد.

بحوث في قضايا فقهية معاصرة (١٣٧-٣٨)

ثم إن هذه الأوراق النقدية، وإن كان لا يجوز فيها التفاضل، ولكن بيعها ليس بصرف، فلا يشترط فيه التقابض في مجلس العقد، نعم يشترط قبض أحد البدلين عند الإمام أبي حنيفة وأصحابه؛ لأن الفلوس عندهم لا تتعين بالتعيين، فلو افترقا دون أن يقبض أحد البدلين، لزم الافتراق عن دين بدين...الى قوله ولكن جواز النسيئة في تبادل العملات المختلفة يمكن أن يتخذ حيلة لأكل الربا فمثلا إذا أراد المقرض أن يطالب بعشر ربيات على المائة المقرضة فإنه يبيع مئة ربية نسيئة بمقدار من الدولارات التي تساوي مئة وعشر ربيات وسدا لهذا الباب فإنه ينبغي أن يقيد جواز النسيئة في بيع العملات أن يقع ذلك على سعر سوق السائد عند العقد-----------------------------------والله تعالیٰ اعلم

زاہد اللہ
زاہد اللہ عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
٢٦/جمادی الثانیۃ/١٤٤٢ھ
٩/فروری/٢٠٢١ء

الجواب صحیح
احمد محمود اشرف غفراللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
٢٧/جمادی الثانیۃ/١٤٤٢ھ
١٥/فروری/٢٠٢١ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
٢٨/٦/١٤٤٢ھ

مفتی
دار الافتاء
فتویٰ نمبر ٥٠/٢٢٥٨
٢٨/٦/١٤٤٢ھ
١٠/٢/٢٠٢١